جامعہ کے لیل ونہار

دینی مدارس نظریہ پاکستان کی حفاظت میں مرکزی کردارادا کررہے ہیں۔ پروفیسر علامہ ساجد میر

پاکستان کا مستقبل روشن اور مضبوط ہے۔ دینی مدارس فروغ تعلیم میں مثالی کردارادا کررہے ہیں۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

پاکستان کی سالمیت کے لیے دینی مدارس کا کردار لائق تحسین ہے۔ ناظم اعلی وفاق المدارس یاسین ظفر چوہدری

وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کا سالانہ اجتماع اور تقریب تقسیم اسناد وانعامات 28 فروری 2018 بروز بدھ جامعہ سلفیہ میں پروفیسر علامہ ساجد میر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں پاکستان بھر سے ممتاز علماء مدارس کے ناظمین اور بڑی تعداد میں ناظمات نے شرکت کی۔ تقریب کے مہمانان خصوصی میں وفاقی وزیر مواصلات جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم تھے۔ جبکہ ڈاکٹر عبدالغفور راشد، پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی، پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے بھی شرکت کی۔ تقریب میں شمولیت سے قبل تمام مہمانوں نے جامعہ کا تفصیلی معائنہ کیا۔

جامعہ سلفیہ کے استاد قاری عبدالقیوم فرغ نے تلاوت قرآن حکیم کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد ناظم وفاق نے سپاسنامہ پیش کیا۔ اور تمام مہمانان گرامی کو خوش آمدید کہا۔ جامعہ سلفیہ اور وفاق المدارس کا مختصر تعارف پیش کیا۔

وفاقی وزیر مواصلات نے بہت مختصر مگر جامع تقریر کی۔ انہوں نے جامعہ کے حسن انتظام اور اعلی تعلیمی معیار کی بہت تعریف کی۔ انہوں نے دینی مدارس کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اور کہا کہ پاکستان میں اسلامی تعلیمات کے فروغ میں دینی مدارس کا کردار بہت نمایاں ہے۔ یہ ذمہ داری حکومت کی تھی۔ کہ وہ اس کا اہتمام کرتی۔ لیکن حکومت اس میں ناکام رہی ہے۔ جبکہ دینی مدارس نے محدود وسائل میں یہ کام کر دیکھایا۔ اسلام نے تعلیم حاصل کرنے پر زور

دیا ہے۔اور ہر مسلمان مرد اور عورت کے لیے لازم قرار دیا کہ وہ یہ فریضہ سرانجام دیں۔اس کے ساتھ اگر دینی مدارس جدید علوم کو بھی اپنے نصاب کا حصہ بنالیں تو سونے پر سہاگہ ہے۔اور معترضین کے منہ بند ہو جائیں گے۔انہوں نے مدارس کے کردار کو بھی سراہا اور فرمایا کہ جب بھی ہم نے اہل مدارس کے ساتھ میٹنگ کی۔ان کا رویہ مثبت پایا۔اور حکومت کے ساتھ بھر پور تعاون کرتے ہیں۔ہم بھی چاہتے ہیں کہ ان اسناد کو میٹرک، ایف اے اور بی اے کے درجے میں قبول کرلیں۔اس ضمن میں کوششیں جاری ہیں۔آخر میں انہوں نے انتہا پسندی اور تشدد کی مذمت کی۔اور کہا کہ دینی مدارس میں کام کرنے اور پڑھنے والے طلبہ وطالبات وطن عزیز سے دہشت گردی کے خاتمے کے لیے تعاون کریں۔دینی مدارس میں غیر ملکی طلبہ کو تعلیم حاصل کرنے کی اجازت ہونی چاہیے۔اس ضمن میں انہوں نے حکومت سے بات کرنے کا وعدہ کیا ہے۔اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کی ترقی اور استحکام کے لیے نوجوان نسل بالخصوص طلبہ وطالبات کو ایسی سوچ، فکر اور طرز عمل اپنانا چاہیے۔کہ جس سے ملک کو درپیش مسائل سے نہ صرف چھٹکارہ حاصل ہو سکے بلکہ عالمی سطح پر بھی ایسی شناخت ملے جس پر پوری دنیا رشک کرے۔حکومت فروغ تعلیم کے لیے مثالی اقدام کر رہی ہے۔جو ایک نئ روشن صبح کی دلیل ہے۔اور اس اقدام سے نہ صرف جہالت کے اندھیرے ختم ہوں گے۔بلکہ پاکستان بہت جلد ترقی یافتہ اقوام کی صف میں بھی کھڑا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ دینی اداروں کو جدید تحقیق پر مبنی ایسا نظام متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔جو معاشرے کو باصلاحیت اور ہنر مند افراد مہیا کرے اور اس کا واحد حل اسی میں مضمر ہے کہ ہم سب ان اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لیے تگ ودو کریں۔جو پاکستان کی ترقی اور استحکام کے لیے ضروری ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اعلیٰ تعلیم کا حصول مختلف تعلیمی شعبہ جات اور مضامین میں ڈگریوں کے حاصل کرنے تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔بلکہ فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ وطالبات اپنی جسمانی، ذہنی قابلیت اور صلاحیت کے ساتھ ذاتی زندگی میں انقلاب لانے کے ساتھ ساتھ تعمیر وترقی میں بھر پور کردار ادا کریں۔انہوں نے علامہ پروفیسر ساجد میر اور ناظم وفاق چودھری یٰسین ظفر کا بے حد شکریہ ادا کیا۔جنہوں نے انہیں یہ موقعہ فراہم کیا۔اس کے بعد علامہ پروفیسر ساجد میر نے صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا۔انہوں

نے سب سے پہلے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ جو وفاق کی دعوت پر تشریف لائے۔ اور حوصلہ افزائی کی۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ بلاشبہ لوگ ہمارے کردار پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اس لیے ہمیں اپنی عملی زندگی کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ خصوصاً تعلیم کے ساتھ طلبہ کی عملی تربیت کرنی چاہیے۔ انہوں نے مدارس کے کردار پر بھی خراج تحسین پیش کیا۔ اور کہا کہ دینی مدارس نظریہ پاکستان کی حفاظت میں مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے وفاق اور جامعہ کے حسن انتظام پر اطمینان کا اظہار کیا۔ اور ذمہ داروں کو خراج تحسین پیش کیا۔

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ مذہب کو بدنام کرنے والے عاملوں اور پیروں کے خلاف گرینڈ آپریشن کیا جائے۔ نام نہاد پیروں نے اسلام کے خوبصورت چہرے کو مسخ کیا ہے۔ مدارس اسلام کے مضبوط قلعے اور پاکستانی قوم کا مشترکہ اثاثہ ہیں۔ دینی مدارس کے خلاف بے بنیاد اور غلط پروپیگنڈا کیا جارہا ہے۔ اور میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مدارس میں قرآن وسنت کی تعلیم حاصل کرنے والوں کو امریکہ کے کہنے پر دہشت گرد قرار نہیں دیا جاسکتا۔ مدارس دینیہ سے امن اور محبت کا درس دیا جاتا ہے، مدارس نظریہ پاکستان کے بھی محافظ ہیں۔ مدارس کے خلاف سازشیں کرنے والے اپنے گریبان میں جھانکیں۔ ماضی میں ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے بھی مدارس کے خلاف پابندیاں لگانے اور مدارس سیل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا جسے دینی قوتوں نے ناکام بنایا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ لبرل ازم کے نام پر پاکستان کے معاشرے کو لادین نہیں بننے دیں گے۔ دینی مدارس کے طلبہ دین اور دینی اقدار کے محافظ ہیں۔ انکے خلاف پہلے بھی سازشیں ناکام ہوئیں اور آئندہ بھی ہوں گی۔ مدارس میں ملک بھر سے لاکھوں طلباء کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اس لیئے مدارس کبھی بھی بند نہیں ہوسکتے انہوں نے مزید کہا کہ ہم دینی مدارس کے خلاف اٹھنے والے قدموں کو روکیں گے۔ مدارس کے طلباء مستقبل کے معمار ہیں دنیا میں جو بھی انقلاب اٹھے گا وہ مدارس سے ہی اٹھے گا مستقبل دینی مدارس کے ہاتھ میں ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے مزید کہا کہ دینی مدارس پاکستانی قوم کا مشترکہ اثاثہ ہے اور قوم ہمیشہ کی طرح ان اداروں کی خدمت کو اپنا دینی فریضہ سمجھ کر سرانجام دے گی، دینی مدارس کے

خلاف کسی قسم کی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے، دینی مدارس اور پاکستان کا استحکام لازم وملزوم ہے۔ انہوں نے مدارس کے اساتذہ اور طلبہ سے عہد لیا کہ وہ دینی مدارس کے خلاف کسی قسم کی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور نہ ہی مدارس بارے بے بنیاد پروپیگنڈے پر کان دھریں گے۔ اس کے بعد پوزیشن ہولڈرز طلبہ اور طالبات کے درمیان گراں قدر انعامات تقسیم کیے گئے۔ اس موقعہ پر پروفیسر عبدالستار حامد، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی، پروفیسر محمد یونس بٹ، پروفیسر یٰسین ظفر و دیگر موجود تھے۔

اس کے بعد اجلاس کے بعض شرکاء نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور وفاق المدارس کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے بہترین تجاویز پیش کیں۔

ہم دینی مدارس کی تعلیمی اور تربیتی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں' جنرل ناصر خان جنجوعہ

ہم دینی مدارس کی تعلیمی اور تربیتی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ پاکستان میں قائم یہ دینی ادارے 35 لاکھ سے زائد طلبہ اور طالبات کی کفالت کرتے ہوئے انہیں بہترین تعلیم سے آراستہ کررہے ہیں۔ دینی مدارس میں پڑھنے اور پڑھانے والے اساتذہ وطلبہ محبّ وطن شہری ہیں۔ ان خیالات کا اظہار وزیراعظم پاکستان کے مشیر برائے قومی سلامتی جنرل ناصر خان جنجوعہ نے جامعہ سلفیہ میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت مدارس کے ساتھ بھرپور تعاون کے لیے تیار ہے۔ ان کے تعلیمی معیار اور عصری علوم سے ہم آہنگ کرنے کے لیے معاونت فراہم کررہے ہیں۔ جبکہ بعض مدارس پہلے سے یہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے تمام خدشات کو مسترد کردیا۔ کہ دینی مدارس دہشت گردوں کے سہولت کار ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج تک کوئی ایک مدرسہ بھی منظر عام پر نہیں لایا جاسکا جو تخریب کاری میں ملوث ہو۔ بعض ناداں دوست اور اسلام بیزار لوگ بلاوجہ دینی مدارس کے خلاف زہر اگلتے ہیں۔ انہوں نے جامعہ سلفیہ کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج مجھے یہ دیکھ کر بے پناہ خوشی ہوئی۔ جامعہ سلفیہ پرکشش تعلیمی ماحول کا حامل عظیم الشان ادارہ ہے۔ جس میں

بہت ہی عالیشان لائبریری موجود ہے۔ جو اہل علم کے لیے بہت بڑا سرمایہ ہے۔ انہوں نے جامعہ کی انتظامیہ، اساتذہ کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور فرمایا کہ ہمیں مل جل کر ان تمام سازشوں کو ناکام بنانا ہے۔ جو وطن دشمن عناصر پاکستان کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ اور خاص کر پرنسپل جامعہ چوہدری یلیین ظفر کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے پرخلوص دعوت دی۔ اس سے قبل پرنسپل جامعہ نے معزز مہمان کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اور بتایا کہ اس کے قیام کے مقاصد میں فرقہ واریت کا خاتمہ اور کتاب وسنت کی بالادستی کا قائم کرنا ہے۔ طلبہ کی تعلیم کے ساتھ خوراک، علاج معالجہ رہائش کتب کا انتظام بھی ادارہ خود کرتا ہے۔ انہوں نے معزز مہمان کا شکریہ ادا کیا۔ کہ وہ مدارس کی بہتری کے لیے کوشاں ہیں۔ اور جامعہ کی دعوت کو قبول کر کے یہاں تشریف لائے۔ آخر میں صدر جامعہ حاجی بشیر احمد نے بھی خطاب کیا۔ اور پاکستان میں قیام امن کے لیے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔۔

''آثار حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ'' کی تقریب رونمائی

جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے اولین شیخ الحدیث حضرت العلام مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار پاکستان کے کبار علماء میں ہوتا ہے آپ اعلیٰ درجے کے محقق' محدث ' مفسر اور کامیاب مدرس تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو باکمال حافظہ عطا کیا اور آپ مشکل سے مشکل بات کو آسان زبان میں لکھنے کی مہارت رکھتے تھے ہفت روزہ الاعتصام آپ کی زیر ادارت نکلتا تھا۔ علاوہ ازیں بے شمار مضامین علمی مقالے شائع ہوئے۔ سنن نسائی پر التعلیقات السّلفیہ کے نام سے حاشیہ لکھا۔ جو اہل علم کے ہاں بہت مقبول ہوا۔ آپ کی رحلت کے بعد آپ کے صاحبزادہ گرامی جناب محترم حافظ احمد شاکر صاحب نے آپ کی تمام تحریروں مقالات اور مضامین کو یکجا کر دیا۔ تاکہ طالب علم براہ راست اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس کی تقریب رونمائی گذشتہ ماہ جامعہ سلفیہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں جناب حافظ احمد شاکر صاحب بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ جبکہ حافظ محمد شریف' مولانا سیف اللہ خالد صاحب جناب ڈاکٹر زاہد اشرف صاحب مولانا محمد اشرف جاوید اور مولانا ارشاد الحق اثری' نے بطور خاص شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز قاری عبدالقیوم فرخ کی تلاوت قرآن حکیم سے ہوا اس کے بعد پروفیسر یٰسین ظفر نے بطور میزبان افتتاحی گفتگوفرمائی انہوں نے پوری تفصیل سے مولانا محمد عطاءاللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ کے حالات بیان کیے۔اس سے قبل انہوں نے تمام شرکاءاور خاص کر مہمان خصوصی کوخوش آمدید کہااور بتایا کہ اس تقریب کی غرض وغایت مولانا عطاءاللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ کی علمی تعلیمی وتحقیقی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئےخراج تحسین پیش کرنا ہے۔اوران کی جملہ تحریروں کو یکجا کر کے ''آثار حنیف بھوجیانی'' کے نام سے شائع کی جانے والی چار جلدوں پر مشتمل کتاب کی رونمائی بھی ہے۔انہوں نے مولانا مرحوم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ ان چند علماء کرام میں سے ایک ہیں جنہوں نے زندگی بھر علمی کام کیا اور صدقہ جاریہ کے طور پر نہایت عمدہ دینی مضامین ومقالات تخلیق کیے اپنے وقت کے ممتاز علماء کرام سے فیض پایا۔اور قابل قدر شاگرد تیار کیے۔ہمیں اس پر فخر ہے کہ وہ جامعہ سلفیہ میں اولین شیخ الحدیث رہے۔انہوں نے بتایا کہ جب ہم جامعہ کے آخری سال میں زیر تعلیم تھے تو سالانہ امتحانات بھی انہوں نے لیا۔اس کے بعد مولانا ارشادالحق اثری حفظہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کیا۔اوران کی دینی علمی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا اور فرمایا کہ جب بھی ان کے ہاں جانا ہوا۔انہیں کتاب کے مطالعہ میں مستغرق پایا۔اور نئے علمی انکشافات فرمائے۔مگراس کے ساتھ اپنی کم مائیگی کا اظہار کرتے۔یہ ان کے انکساری اور عاجزی کی وجہ سے تھا۔مولانا سیف اللہ خالد حفظہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مولانا محمد عطاءاللہ حنیف کی سادگی کو دیکھ قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو جاتی اس قدر سادگی مگر دوسری طرف آپ بحرالعلوم تھے۔نہایت خوددار اور بے نیاز تھے۔اکثر علماء آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔سب کی حسب استطاعت خدمت کرتے تھے۔علمی نکات بیان کرتے۔اوراپنی تحریروں پر مشورہ کرتے۔بلاشبہ وہ اسلام کے لیے ایک حجت تھے۔ڈاکٹر زاہد اشرف نے فرمایا کہ بارہا اپنے والدگرامی حکیم عبدالرحیم اشرف کے ہمراہ ان کی زیارت نصیب ہوئی۔ہر دفعہ ان کی شخصیت کے مختلف پہلو سے متعارف ہوا۔علمی وجاہت کی وجہ سے زیادہ گفتگو کا موقعہ نہ ملا۔مگر ان کی مجلس میں بیٹھ کر کسب فیض ضرور کیا۔آخر میں مہمان خصوصی کے خطاب سے قبل کتابوں کی رونمائی کی گئی۔اس کے بعد جناب حافظ احمد شاکر حفظہ اللہ تعالیٰ نے خطاب

فرمایا۔ انہوں نے جامعہ سلفیہ خصوصاً پروفیسر یاسین ظفر اور دیگر رفقاء کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے نہایت شاندار تقریب کا اہتمام کیا۔ انہوں نے بتایا کہ والد گرامی نے اپنی زندگی میں خطبات جمعہ دروس کا بھی اہتمام کیا۔ لیکن اس کے ساتھ اپنی تحریروں کے ذریعے نہایت اہم موضوعات پر مقالے مضامین اداریے تحریر فرمائے۔ یہ نادر اور نایاب چیزیں مختلف رسالوں مجلسوں میں لکھی ہوتی۔ جنہیں یکجا کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ یہ کام کافی مشکل اور صبر آزما تھا۔ لیکن ہم نے ہمت نہ ہاری اور مسلسل کوشش سے یہ کام مکمل کرنے میں کامیاب ہو گئے اور آج وہ تمام مضامین اور مقالے ''آثار حنیف بھوجیانیؒ'' کی شکل میں منصۂ شہود پر آ چکے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ کتاب اہل علم کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہو گی انہوں نے طلبہ جامعہ سے بھی درخواست کی کہ وہ اس کا مطالعہ کریں اس میں بہت سارے مضامین اور مقالے آپ کے علمی و تحقیقی کام میں مددگار ثابت ہونگے۔

آخر میں تمام علماء کرام خصوصاً مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ کی مغفرت اور ان کے علمی و تحقیقی کام کی قبولیت کی دعا کی گئی۔

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ کی جامعہ سلفیہ آمد اور ان کا پر مغز خطاب

رپورٹ: عابد رحمت

جب لہلہاتے ہوئے چمن میں پھول مہک رہے ہوں، ان کی خوشبو سے پورا گلشن معطر ہو اور اسی اثناء میں بہار کا ایک لطیف جھونکا اس گلستاں میں سے گزرے تو پھولوں کی رعنائی میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ پھولوں میں تازگی عود کر آتی ہے، خوشبو ہر سو بکھر جاتی ہے، ماحول معطر ہو جاتا ہے، پہلے سے کھلے پھول مزید نکھر اور سنور جاتے ہیں۔

اسی طرح جب جامعہ سلفیہ میں پہلے سے ہی کبار اساتذہ کرام کی شفقتوں اور محبتوں کی برسات جاری ہو، ان کی محنتوں اور خون جگر سے سینچا ہوا یہ گلشن پہلے سے ہی ہر سو اپنی خوشبو بکھیر رہا ہو اور ان میں تازگی بدرجہ اتم پائی جاتی ہو، اساتذہ کرام تعلیم و تربیت کے انمول موتی طلباء پر نچھاور کر رہے ہوں اور طلباء ان موتیوں اور جواہرات سے اپنی جھولیاں خوب خوب بھر رہے ہوں تو ایسے میں کسی علمی اور بلند پایہ شخصیت کی جامعہ میں آمد بہار کے اک لطیف جھونکے ہی کی مانند ہے جو طلبہ میں مزید نکھار پیدا کرتا ہے اور انہیں معاشرے کو خوشبودار بنانے میں کمربستہ کرتا ہے۔

25 مارچ 2018 بروز اتوار کو بھی ایک ایسی ہی علمی شخصیت کا جامعہ سلفیہ میں آنا ہوا، یہ علمی شخصیت فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ ہیں۔ ویسے تو جامعہ میں آئے دن ایسی کئی ایک شخصیات کا آنا رہتا ہے، جو اپنے عہد کی عظیم شخصیات شمار ہوتی ہیں۔ لیکن جامعہ میں جو سب سے بڑی خوبی ہے، وہ یہ ہے کہ جامعہ سلفیہ کی انتظامیہ ان نابغہ روزگار شخصیات کی نہ صرف طلبہ سے ملاقات کا اہتمام کرتی ہے بلکہ ان کی زندگی کے تجربات، مشاہدات اور علمی و تربیتی گفتگو سے بھی مستفید ہونے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے بھی اساتذہ کرام، طلبہ اور دیگر لوگوں سے نماز ظہر کے بعد بے مثال خطاب کیا۔ جس کا خلاصہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

حمد و ثناء کے بعد ڈاکٹر صاحب نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ میں شوق سے آپ بیٹوں اور حضرات محدثین کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں، اس موقع پر میں یہ سعادت پا رہا ہوں کہ آپ کے روبرو بات کہنے کا موقع مل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو بھی بات کہوں وہ آپ سے ہی متعلق ہو۔

امام ترمذیؒ حضرت ابوامامہؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ: ''آپ ﷺ کے حضور دو لوگوں کا ذکر ہوا، ان میں سے ایک عبادت گزار ہے اور دوسرا عالم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور دنیا کی ساری مخلوق حتی کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں پانیوں میں عالم کے لئے دعا کرتی ہیں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عالم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسے ہی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ شخص پر ہے''۔

انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ عالم وہ نہیں جو معلومات رکھتا ہے، اگر ایسا ہو تو پھر شیطان کے پاس بھی بہت زیادہ معلومات ہیں، جبکہ عالم وہ ہے جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے، یہ حدیث باعمل عالم کے بارے میں ہے اور عالم وہی ہے جس کی توجہ سیکھنے اور سکھانے پر ہے۔ آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ اللہ کی کتنی مخلوق ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ، زمین و آسمان کی مخلوق ، چیونٹیاں اور مچھلیاں یہ سب درود پڑھتے ہیں، گنتی ختم ہو جائے گی مگر یہ تعداد ختم نہیں ہو سکتی۔ کون ہے وہ خوش نصیب جس کے لئے یہ اعزاز ہے، کیا وہ PHD ڈاکٹر ہے، وہ فوجی ہے یا پھر سپاہی؟ یا کوئی سیاستدان اور افسر نہیں وہ تو صرف اور صرف خیر بانٹنے والا عالم ہے۔

انہوں نے اللہ تعالیٰ کے درود کے متعلق چھ مفید باتیں بیان کیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے درود کا معنی امام بخاریؒ امام ابوالعالیہؒ سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: اللہ کے درود کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی محفل میں اس شخص کی تعریف کرتا ہے جو خیر سیکھے اور لوگوں کو سکھائے ، یہ اعزاز یقیناً اہلحدیثوں کے لئے ہے اس لئے کہ اہلحدیثوں کے پاس خیر کے سوا کچھ بھی نہیں۔

(۲) علامہ اصفہانی نے اپنی کتاب میں درود کا معنی یہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔

(۳) امام ابوعبید بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے درود کا معنی یہ ہے کہ جو بندہ دوسروں کو خیر کی بات سکھلا رہا ہے، رحمتوں کا تنہا مالک اللہ تعالیٰ اس بندے پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل کرتا ہے۔

(۴) امام ابوعبیدہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے درود کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس بندے کو برکت حاصل ہوتی ہے۔ (ڈاکٹر صاحب نے برکت کا معنی بیان کرتے ہوئے کہا کہ ’’برکت کا پہلا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ انسان کو دیا ہے وہ کم نہ ہو، دوسرا معنی ہے کہ جو کچھ دیا ہے وہ چھن نہ جائے یعنی اگر آج اس کے پاس گاڑی ہے تو برکت ختم ہونے کی وجہ سے وہ موٹر سائیکل، سائیکل پر نہ آجائے یا پھر وہ پیدل چلنے پر نہ مجبور ہو، تیسرا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمت دی ہے وہ نافرمانی میں استعمال نہ ہو۔(اس برکت کو پانے کی چابی خیر سیکھنا اور سکھانا ہے۔)

(۵) امام سفیان بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے انسان (عالم) کو عزتوں سے نوازتا ہے۔ (ڈاکٹر صاحب نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ لوگ علم سکھانے والے کی جوتیاں اٹھانا باعث فخر سمجھتے ہیں، یہ وہ عزت ہے جو خیر کی وجہ سے اس عالم کو ملی ہے۔)

فرشتوں کے درود کا معنی بیان کرتے ہوئے گویا ہوئے ’’فرشتوں کے درود سے مراد دعا اور استغفار ہے‘‘۔ جو دین سیکھتا اور سکھاتا ہے فرشتوں کی دعائیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں، یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس عالم کے لئے دعا کرتے ہیں، فرشتوں کو جو حکم دیا جاتا ہے وہ اس حکم کی من وعن تعمیل کرتے ہیں ، جب اللہ تعالیٰ نے انہیں دعا کرنے کا حکم دیا ہے تو بلاشبہ وہ اس دعا کو قبول بھی کرنے والا ہے۔

ڈاکٹر صاحب بڑی خوبصورت بات کرتے ہوئے کہتے ہیں ’’افریقہ کے صحراؤں کی

چیونٹیاں، آسٹریلیا کے سمندروں کی مچھلیاں عالم کے لئے دعا کرتی ہیں، حالانکہ وہ اس عالم کی رشتہ دار بھی نہیں اور نہ ہی ان کا عالم سے کوئی تعلق ہے۔انہیں اللہ تعالیٰ نے حکم اور خبر دی ہے۔ان کی دعا کی قبولیت میں کوئی شک نہیں، ہاں جس کے دماغ میں خلل ہو وہ شک کر سکتا ہے۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ چیونٹی کے ذکر سے مراد یہ ہے کہ ساری کی ساری مخلوقات بر یہ کو شامل کرنے کے لئے آپ ﷺ نے چیونٹی کا نام لیا ہے، جب چھوٹی سی چیونٹی دعا کر رہی ہے تو بالا ولیٰ دوسری بڑی مخلوقات دعا کریں گی۔مچھلی کا نام اس لئے لیا کہ بحریہ کی تمام مخلوقات خیر کی بات بتلانے والے کے لئے درود پڑھتی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے بڑا اہم نکتہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ''امام ابن قیمؒ نے بہت ضروری سوال اٹھایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں تو پھر کسی اور کے درود کی کیا ضرورت ہے؟ وہ خود ہی اس سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بندہ اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق بندے کو بدلہ دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق بندے کو بدلہ دینے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔کہ بندہ اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالیٰ کا چرچہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا چرچہ ساری مخلوقات میں کر دیتا ہے۔

انہوں نے آخر میں طلبا سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر خود سے پوچھو کہ تم اس ادارے (جامعہ سلفیہ) میں آئے ہو یہ کتنی بڑی نعمت ہے۔اس نعمت کا شکریہ کبھی بھی ادا نہیں ہو سکتا، یہ تمہارے ماں باپ کا کمال نہیں کہ انہوں نے تمہیں یہاں بھیجا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے جو تمہیں یہاں لایا۔اس نعمت کی کبھی بھی ناقدری نہ کرنا۔میں آپ سے کچھ نہیں مانگتا، صرف اور صرف اپنی حیثیت کو پہچانو، اپنے اساتذہ سے پوچھیں کیسے محنت کرنی ہے، وقت کیسے بچانا ہے، مراجعت کیسے کرنی ہے، بروقت کلاس میں پہنچا کرو۔اس نعمت کی ناقدری ایسے بھی ہوتی ہے کہ تم صرف کتاب کلاس میں کھولو اور بند کر جاؤ اور دوسرے دن آ کر کھولو، بلکہ کلاس کے علاوہ بھی کتاب پڑھا کرو۔اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اس نعمت کی قدر کرنے والا بنائے، خیر کی ہر بات ہمارے لئے سودمند بنائے۔آمین

آخر میں انہوں نے پرنسپل جامعہ سلفیہ پروفیسر چوہدری محمد یٰسین ظفر حفظہ اللہ کا خصوصی شکریہ ادا کیا، اسی طرح دیگر اساتذہ کرام اور طلبہ کا بھی بے حد شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے انہیں اس پاکیزہ ماحول میں گفتگو کا موقع فراہم کیا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔آمین